إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ (الحجر ۹۵)

گستاخانِ رسولﷺ شریعت کی عدالت میں

محمد صالح المنجد

مدیر: الاسلام سوال وجواب

ابو ثوبان غلام قادر جیلانی

پی۔ایچ۔ڈی سکالر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

پیش لفظ

الحمدلله الذی خلق خلقه اطواراً، وحرفهم فی اطوارا التخلیق کیف شاء عزةو اقتدارا، وارسل الرسل الیٰ المکلفین اعذاراً منه و انذاراً، فاتم بهم علیٰ من اتبع سبیلهم نعمته السابغة، واقام بهم علیٰ من خالف مناهجهم حجتهُ البالغه، فنصب الدلیل وانارالسبیل، وازاح العلل، وقطع المعاذیر واقام الحجة واوضح المحجة وقال ﴿هذا صراطی مستقیمافاتبعوه ولاتتبعو السبل"وهٰؤلاء رسلی"مبشرین ومنذرین لئلایکون للناس علیٰ الله حجة بعد الرسل﴾ وبعد......!

کرۂ ارض پر مختلف قسم کے نظریات نے عجب اشیاء کو وجود بخشا۔ جہاں باہم اختلاف نے عروج پایا وہاں اللہ کی زمین پر بسنے والے دیگر ادیان و مذاہب نے بھی اِسلام پر ناجائز زبان درازی کو اپنا حق منصبی سمجھا۔ اگر حقیقت پسندی سے مُنزّل مِن اللہ ادیان کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات اظہر من الشّمس ہوجاتی ہے کہ کسی مذہب والے کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ کسی دوسرے مذہب پر بغیر کسی دیلیل کے اپنی رائے پیش کرے مگر بُرا ہو جہالت اور تعصب کا جس نے انسانیت کو ایک ایسی شاہراہ پر کھڑا کردیا کہ جس میں سوائے

نفرتوں کے بیج کے اور کوئی چیز باقی نہ رہی ،نفرت کی بھی انتہاء کہ سیّد المرسلین خاتم الانبیاء آقا دو جہاں جنابِ محمد ﷺ کی ذاتِ گرامی بھی محفوظ نہ رہی۔ اعاذنا اللہ من ھٰذا الشر .

یورپ اور اس سے ملحقہ نام نہاد مشرقی مفکّرین نے اتنے منظّم انداز میں اسلام کے خلاف تحریک چلائی گویا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکمِ ربّانی ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔ سوویت یونین کی شکست وریخت کے بعد امریکہ بہادر کے لیے امتِ مسلمہ کی بیداری اور اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ ایک ایسا خوف بن گئی ہے کہ جس نے اس کی راتوں کی نیندیں حرام کر دیں ، اس نے بھر پور طریقے سے اسلام اور عالمِ اسلام کے خلاف نفسیاتی جنگ کا آغاز کر دیا۔ اس یلغار کے سامنے ہم نے ثابت قدمی سے ڈٹے رہنے کی بجائے ہتھیار ڈالنا شروع کر دیے، نام نہاد سپر پاور امریکہ نے اپنے مغربی حلیفوں کی معیت اور یہودی سرمایہ داروں کی پشت پناہی اور نیو ورلڈ آرڈر کے ہتھیار سے مسلح ہو کر عالمِ اسلام کے خلاف ایک صلیبی جنگ کا آغاز کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کی ہرزہ سرائی کے لیے ہر ممکن ناممکن سعی کی۔ ان نام نہاد جمہوریت پسندوں اور بنیادی حقوق کے ٹھیکہ داروں کے ہاں دوسروں کے بنیادی حقوق کا یہ عالم ہے کہ وہ ملعون رشدی، تسنیمہ او ناروے سمیت دنیا بھر کے بدمعاش اور بد فطرت انسانوں کو پناہ دیتے ہیں ، ظلم کا یہ عالم ہے کہ کروڑوں ڈالر صَرف کر کے وقت کے اِن ابوجہلوں اور فرعونیت زدہ ذہنیت رکھنے والوں کے نظریات کو مختلف انداز سے نشرو اشاعت کراتے ہیں۔ افسوس تو اُن حکمرانوں

پر ہے کہ جن کا شب و روز اسلام کے نام پر گزرتا ہے مگر صدیوں کے غلامی کے اثرات ابھی زائل نہیں ہوئے اور ان کو زائل کرنے میں کوئی شعوری، لا شعوری کوشش بھی نہیں فرمائی کہ آقاء دو جہاں حضرت محمد ﷺ پر ہونے والی ہرزہ سرائی کے سامنے کفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ فیا للعجب!

یہ وہ وقت ہے کہ ہمارے ضمیر مردہ ہو چکے ہیں اور ہمارے ایمان کی یہ کیفیت ہے کہ اپنی ہرزہ رسائی کے لیے مر مٹنے پر تیار ہو جاتے ہیں مگر آقاء دو جہاں حضرت محمد ﷺ پر؟؟؟؟

زیر نظر رسالہ ''گستاخانِ رسول ﷺ شریعت کی عدالت میں'' ہمارے محترم اور لائق صد تکریم بھائی ابو ثوبان غلام قادر حفظہ اللہ کی کاوش ہے جو یقیناً انہوں نے اپنی بساط کے مطابق یورپ کے متعصب، فرسودہ اور زہر آلودہ نظام پر ضرب کاری لگائی ہے۔ فاضل دوست خداداد صلاحیتوں کے حامل ایک عظیم اور منہجی انسان ہیں۔ رب اللعالمین انہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور اس رسالہ کے ہر قسمی معاونین کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین یا رب اللعالمین

ابو ناصر محمد عمران سلفی

مدرس جامعہ دارلحدیث محمدیہ، جلالپور پیر والہ

مقدمہ

خالق کائنات نے تمام مخلوقات میں انسان کو اشرف المخلوق بنایا:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِىٓ ءَادَمَ﴾ (الاسراء : ٧٠)

''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے آدم کی اولاد کو بہت عزت بخشی۔''

تمام انسانوں میں انبیاء علیہم السلام کو اشرف ومکرم بنایا، اور پھر انبیاء میں بھی شرف وفضل کے اعتبار سے درجہ بندی کی:

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ﴾ (البقرة : ٢٥٣)

''یہ رسول جو بھیجے گئے ہم نے انہیں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر فضیلت دی۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا اور کچھ وہ ہیں جن کے درجات بلند کیے۔''

انبیاء کی جماعت میں سے سب سے زیادہ فضل وشرف والا مقام محمد رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمایا اور آپ کے ذکر کو بلند فرمایا:

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (الم نشرح : ٤)

''اور آپ کے لیے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔''

اس تکریم کا تذکرہ تحدیث نعمت کے طور پر رسول کریم ﷺ خود بھی یوں فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے مجھے سب سے اچھے گروہ میں بنایا پھر ان کے بھی دو گروہوں میں سے زیادہ اچھے گروہ میں رکھا پھر قبائل کو چنا تو مجھے سب سے اچھے قبیلے کے اندر بنایا پھر گھرانوں کو چنا تو مجھے سب سے اچھے گھرانے میں بنایا۔ لہٰذا میں اپنی ذات کے اعتبار سے بھی سب سے اچھا ہوں اور اپنے گھرانے کے اعتبار سے بھی سب سے بہتر ہوں۔" [1]

مزید فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے اسماعیل علیہ السلام کا انتخاب فرمایا پھر اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب فرمایا پھر کنانہ کی نسل سے قریش کو چنا پھر قریش میں سے بنو ہاشم کا انتخاب کیا اور بنو ہاشم میں سے میرا انتخاب کیا۔" [2]

رسول اللہ ﷺ کا تقدس وتفوق ہمیشہ مسلم اور غیر مسلم سب انسانوں کے ہاں مسلمہ رہا ہے۔ بدقسمتی سے دورِ حاضر چونکہ سیکولرازم کا زمانہ ہے اس لیے کسی بھی شریعت اور نبوت کا عزت واحترام باقی نہیں بچا۔ کفر والحاد کا منبع یورپ تو اسلام اور پیغمبر اسلام کو مٹانے کی سعی لاحاصل میں ساری دنیا سے آگے۔ اسلام دشمنی کی ایسی ہی ایک کڑی پیغمبر اعظم (علیہ فداہ ابی وامی) کی گستاخی اور توہین کا جرمِ عظیم ہے جو توہین آمیز خاکوں کی شکل میں سامنے آیا۔ اس ناقابلِ برداشت حرکت پر پوری امت مسلمہ سراپا احتجاج ہے۔

[1] جامع ترمذی: ۲/۲۰۱. [2] صحیح مسلم: ۲/۲۴۵

چونکہ ہر مسلمان سمجھتا ہے کہ کفار کا رسول اقدس ﷺ کی شان پر حملہ ان کے امت پر کیے گئے سابقہ تمام حملوں سے زیادہ شرمناک اور ناقابلِ برداشت ہے۔ ہر محبّ رسول کا دل خون کے آنسو روتا ہے اور جذبہ انتقام کا سمندر بحرِ بے کراں کی صورت میں ٹھاٹھیں مارتا ہے۔ جس سے مسلمانوں کا اپنے رہبرو رہنما سے والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار ہے جو کہ بہت خوش آئند ہے۔ اور جس سے امت کی بیداری کا آغاز نظر آتا ہے کیونکہ شرکائے جلوس ببانگ دہل نعرہ فغاں دہراتے نظر آئے۔

حرمت رسول پر جان بھی قربان ہے
غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے

لیکن شومئی قسمت کہ جلوسوں اور ہڑتالوں کی قیادت کرنے والے قائدین وزعماء کم علمی یا لاشعوری کی وجہ سے گستاخان رسول کی سزا کی تعیین میں گم راہ نظر آتے ہیں۔ مثلاً اخبارات میں شہ سرخیوں سے یہ مطالبہ چھپتا ہے کہ ''گستاخانِ رسول معافی مانگیں، اگر معافی مانگیں تو انہیں معاف کردیا جائے گا۔'' جبکہ علماءِ سلف کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی ﷺ کی ذات کے علاوہ کوئی اور شخص یہ جرم معاف نہیں کرسکتا اور نہ ہی کسی کو معافی کا حق دیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح بڑے بڑے مقررین سے یہ مطالبہ بھی سننے کو ملتا ہے کہ ''گستاخانِ رسول جن ملکوں کے باشندے ہیں ان حکمرانوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ انہیں سزا دیں۔'' اہل علم بخوبی آگاہ ہیں کہ کفار حکمرانوں کے پاس مسلمان اپنے کسی بھی قضیہ کے فیصلہ اور تحکیم کے لیے نہیں جاسکتے۔

اس قسم کے فکری زوال وانحطاط کے دورِ حاضر میں درپیش مسئلہ ''رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کی سزا کیا ہے؟'' کو دلائل و براہین سے واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اہل اسلام کے لیے سب سے بڑا مسئلہ ہی یہی ہے۔ کیونکہ کائنات میں ایک محمد ﷺ ہی تو ہیں کہ خدا کے بعد جن پر ہم فخر کر سکتے ہیں...... بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر...... اس تحریر میں آیات ربانی، احادیث نبوی، اقوال صحابہ اور فتاویٰ علماء اہل السنۃ سے استفادہ کیا گیا اور شاتم رسول اور گستاخان رسول کی سزا کا تعین کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ تلخ حقیقت بھی تسلیم ہے کہ امت ضعف کا شکار ہے دنیا میں حدود اللہ کا نفاذ نہیں ہے، خلافت کا قیام، اسلام کا نفاذ اور عالم اسلام کو استحکام نہیں ہے لیکن یہ بات بہت اچھی طرح اذہان وقلوب کی تختیوں پر نقش کرنے کی ضرورت ہے کہ دین کے مسائل و احکام کے مسلمات تبدیل نہیں مؤخر ہو سکتے ہیں۔ اس لیئے امت کی ساری غریبی اور بے بسی کے باوجود صحیح اسلام کی تفہیم میں ہی دونوں جہاں کی کامیابی و کامرانی ہے اور بالخصوص درپیش مسئلہ میں، آقائے دوجہان کی عزت وآبرو پر کٹ مرنا ہی سب سے بڑی فوز وفلاح ہے۔

ہے نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، ہے زکوٰۃ اچھی
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل ایماں میرا ہو نہیں سکتا

الفقیر الی اللہ الغنی

ابوثوبان

گستاخانِ رسول ﷺ
شریعت کی عدالت میں

ناموسِ رسول ﷺ کی عظمت و حرمت نہ صرف تمام مسلمانوں کے نزدیک مسلمہ ہے بلکہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ ﷺ کا مقام مرتبہ بہت بلند و بالا ہے اسی تقدس و تفوق کی حفاظت کبھی خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ذریعے کی اور کبھی فرشتوں کے ذریعے اور کبھی صحابہ کے ذریعے کی۔ سب سے پہلے گستاخانِ رسول کے خلاف فرمان باری تعالیٰ ملاحظہ فرمائیں:

﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾ (النحل: ۹۵)

''ہم آپ سے استہزا کرنے والوں کے لیے کافی ہیں۔''

اب ہم گستاخان رسول سے قرآن کا سلوک پیش کرتے ہیں۔ قرآن میں اللہ اپنے نبی کی قسمیں اٹھا کر آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی مرتکب امِ جمیل کی تردید اور صاحبِ قرآن کی مدح وسرائی اور حوصلہ افزائی میں پوری سورت نازل فرمائی۔ فتح الباری میں موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو تین راتیں بیماری کی وجہ سے قیام اللیل نہ کر سکے تو امِ جمیل نے کہا: اے محمد! تیرا جادوگر تجھے تنہا چھوڑ گیا، تو اللہ تعالیٰ نے یوں قرآن مجید کی آیت

نازل فرمائی:

﴿وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ إِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝ فَاَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝﴾ (الضحیٰ: ۱ تا ۱۱)

''قسم ہے روزِ روشن کی۔ اور رات کی جب کہ وہ سکون کے ساتھ طاری ہو جائے۔ (اے نبیؐ) تمہارے رب نے تم کو ہرگز نہیں چھوڑا اور نہ ہی وہ ناراض ہوا۔ اور یقیناً تمہارے لیے بعد کا دَور سے پہلے دَور سے بہتر ہے۔ اور عنقریب تمہارا رب تم کو اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ کیا اُس نے تم کو یتیم نہیں پایا اور پھر ٹھکانا فراہم کیا؟ اور تمہیں ناواقفِ راہ پایا اور پھر سیدھی راہ دکھائی۔ اور تمہیں نادار پایا تو تمہیں ہم نے غنی کر دیا۔ پس کسی یتیم کو نہ جھڑکنا۔ اور اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کر۔''

کبھی آپ کا کوئی دشمن آپ ﷺ کو تکلیف یا طعنہ دیتا قرآن مجید اُسے بھرپور جواب دیتا۔ اخنس بن شریک ثقفی بھی انہی بدبختوں میں شامل تھا جو رسول اللہ ﷺ کو ستایا کرتا تھے۔ قرآن نے اِس ظالم کی نو عاداتِ سیئہ بیان کی اور اس کی ذلت ورسوائی کا بیان کیا۔

﴿فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ﴾

(القلم: ۷ تا ۱۶)

”تو تم جھٹلانے والوں کا کہا نہ ماننا۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم نرمی اختیار کرو تو یہ بھی نرم ہو جائیں۔ اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آ جانا جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل اوقات ہے۔ طعن آمیز اشارتیں کرنے والا چغلیاں لیے پھرنے والا۔ مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھا ہوا بدکار۔ سخت خو اور اس کے علاوہ بدذات ہے۔ اس لیے کہ مال اور بیٹے رکھتا ہے۔ جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ اگلے لوگوں کے افسانے ہیں۔ ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔“

جب مشرکین مکہ نے آپ ﷺ کے بیٹے کی وفات پر بے نسل ہونے کا طعنہ دیا تو قرآن مجید نے اِس گستاخی کی یوں تردید کی:

﴿اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝﴾ (الکوثر: ۱ تا ۳)

”ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا کیا۔ پس آپ اپنے رب کے لیے نماز

پڑھ اور قربانی کر۔ بیشک آپ (ﷺ) کا دشمن ہی ابتر (مقطوع النسل) ہے۔"

ابولہب اور اُس کی بیوی اُمِ جمیل پیارے رسول ﷺ کی گستاخی کرتی ہے تو نبی کریم ﷺ کے دفاع میں قرآن یوں نازل ہوتا ہے:

﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ○ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ○ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ○ وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ○ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ○﴾

(اللهب: ۱ تا ۵)

"ہلاک ہو جائیں ابولہب کے ہاتھ۔ نہ فائدہ دیا اُسے اُس کے مال نے اور جو کچھ اس نے کمایا۔ عنقریب وہ شعلے دار آگ میں ڈالا جائے گا۔ اور اُس کی بیوی لکڑیاں اُٹھانے والی۔ اُس کے گردن میں رسی ہے مونجھ کی۔"

دشمنانِ رسول آپ ﷺ کی غیبت اور توہین کرتے ہیں تو قرآن مجید نبی آخرالزمان کا یوں دفاع کرتا ہے:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ○ نِ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ○ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ ○ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ○ وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ ○ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ○ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ○ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ○ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ○﴾

(الهمزه: ۱ تا ۹)

”بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا اور غیبت کرنے والا ہو۔ جو مال کو جمع کرتا جائے اور گنتا جائے۔ سمجھے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ کی زندگی دے دے گا۔ نہیں نہیں یہ توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ تجھے کیا معلوم کہ ایسی آگ کیا ہے۔ یہ اللہ کی سلگائی ہوئی آگ ہے۔ جو دلوں پر چڑھ جاتی ہے۔ جو ہر طرف سے ان پر بند کی ہوئی ہے۔ بڑے بڑے لمبے ستونوں میں۔“

دشمنوں نے آپ ﷺ کو ہر ایک طرح سے تکالیف پہنچائیں، کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ اور اس ایذا رسانی کی ہر شکل قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان کردی اور دشمنانِ رسول کو منہ توڑ جواب دیا......

چنانچہ وہ کبھی آپ کو پاگل کہتے ہیں:

﴿وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ﴾ (الحجر: ٦)

”ان کفار نے کہا اے وہ شخص جس پر قرآن نازل ہوا تو یقیناً پاگل ہے۔“

اور کبھی آپ ﷺ پر جادوگر اور جھوٹے ہونے کا الزام لگاتے ہیں:

﴿وَعَجِبُوا أَن جَاءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَٰذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ۝﴾ (ص: ٤)

”انہیں یہ حیرت ہے کہ خود انہیں میں سے ایک ڈرانیوالا آیا اور

کافر کہتے ہیں کہ یہ جادوگر اور جھوٹا ہے۔''

اور کبھی یہ کفار آپ کے آگے پیچھے پُرغضب، منتقمانہ نگاہوں اور بھڑکتے ہوئے جذبات کے ساتھ چلتے تھے۔

﴿وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝﴾ (القلم: ٥١)

''اور جب کفار قرآن کو سنتے ہیں تو آپ کو ایسی نگاہوں سے دیکھتے ہیں کہ گویا آپ کے قدم اکھاڑ دیں گے۔''

اور کبھی آپ کسی جگہ تشریف فرما ہوتے اور آپؐ کے اردگرد کمزور اور مظلوم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود ہوتے تو انہیں دیکھ کر مشرکین استہزا کرتے ہوئے کہتے:

﴿لِّيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ﴾ (الانعام: ٥٣)

''اچھا! یہی حضرات ہیں جن پر اللہ نے ہمارے درمیان سے احسان کیا ہے۔!''

کبھی کبھار آپ ﷺ کی تعلیمات کو مسخ کرنا، شکوک وشبہات پیدا کرنا، جھوٹا پروپیگنڈا کرنا۔ تعلیمات سے لے کر شخصیت تک کو واہیات اعتراضات سے نشانہ بنانا تاکہ آپ ﷺ کو تبلیغ کا موقع ہی نہ مل سکے۔ چنانچہ قرآن کے متعلق کہتے تھے:

﴿وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ (الفرقان : ٥)

''یہ پہلوں کے افسانے ہیں جنہیں آپؐ نے لکھوالیا ہے اب یہ آپؐ پر صبح وشام تلاوت کیے جاتے ہیں۔''

مشرکین یہ بھی کہتے تھے:

﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنْ هٰذَا إِلَّا إِفْكُ افْتَرَاهُ وَاَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُوْنَ فَقَدْ جَاؤُوْا ظُلْمًا وَّزُوْرًا﴾

(الفرقان : ٤)

''یہ محض جھوٹ ہے جسے اس نے گھڑ لیا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں نے اس پر اس کی اعانت کی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ پر اُن کا یہ اعتراض بھی تھا:

﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ﴾

(النحل : ١٠٣)

''یہ کیسا رسول ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے۔''

لیکن ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بروقت دفاع چلتا رہا اور قرآن مجید آپ ﷺ کی ہجو کرنے والوں کو برابر جواب دیتا رہا اور رب کریم نے اپنے محبوب کی گستاخی کو آیات اللہ کا انکار قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

﴿قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظَّالِمِيْنَ بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ○ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا

وَأُوذُوا حَتَّى أَتَاهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ ﴾ (الانعام: ۳٤)

''ہمیں معلوم ہیں کہ ان (کافروں) کی باتیں تمہیں رنج پہنچاتی ہیں (مگر) یہ تمہاری تکذیب نہیں کرتے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔۳۲۔ اور تم سے پہلے بھی پیغمبر جھٹلائے جاتے رہے تو وہ تکذیب اور ایذا پر صبر کرتے رہے یہاں تک کہ اُن کے پاس ہماری مدد پہنچتی رہی اور اللہ کی باتوں کو کوئی بھی بدلنے والا نہیں۔ اور تمہیں پیغمبروں (کے احوال) کی خبریں پہنچ چکی ہیں (تو تم بھی صبر سے کام لو)۔''

انبیاء کی توہین کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بھی خود قتل ہی کی سزا تجویز کی ہے۔

﴿وَإِن نَّكَثُوا أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ ٥ أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ٥ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ٥﴾

(التوبہ: ۱۲ تا ۱٤)

"اور اگر عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں تو ان کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو (یہ بے ایمان لوگ ہیں اور) ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں عجب نہیں کہ اپنی حرکات سے باز آ جائیں۔ بھلا تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور پیغمبر (الٰہی) کے جلا وطن کرنے کا عزمِ مصمم کر لیا اور انہوں نے تم سے (عہد شکنی کی) ابتداء کی کیا تم ایسے لوگوں سے ڈرتے ہو؟ حالانکہ ڈرنے کے لائق اللہ تعالیٰ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔"

دفاعِ ناموس رسالت میں صحابہ کا جذبہ:

❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کے روز میں نے صف میں اپنے دائیں اور بائیں دیکھا تو میرے دونوں جانب قبیلہ انصار کے دو نو عمر لڑکے معاذ بن عفراء اور معوذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہما کھڑے تھے۔ اتنے میں اُن میں سے ایک نے پوچھا: کیا آپ ابو جہل کو جانتے ہو؟ میں نے کہا، ہاں جانتا ہوں لیکن تمہیں اُس سے کیا کام ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے، اللہ کی قسم اگر ہم نے اُسے دیکھ لیا تو اس وقت تک اسے نہیں چھوڑوں گا جب تک اس کی گردن تن سے جدا نہ کردوں، دوسرے نے بھی یہی سوال کیا۔ اتنے میں ابو جہل نظر آیا ، میں نے بتایا کہ وہ ابو جہل ہے جس کا تم پوچھ رہے تھے، تو اُن

دونوں نے اپنی تلواریں سنبھالیں اور ابوجہل پر جھپٹ پڑے اور زوردار حملہ کرکے اُسے قتل کر ڈالا۔اور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے آپؐ نے پوچھا تم میں سے کس نے قتل کیا ہے دونوں نے کہا میں نے قتل کیا ہے اللہ کے رسول ﷺ بہت خوش ہوئے اور سجدہ شکر ادا کیا۔ ❶

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن آپ ﷺ نے تکالیف دینے اورستانے والوں کے نام لے کر بدعا کی فرمایا: ((اللهم عليك بالقريش)) اور پھر کہا اللہ ابولہب، عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو پکڑ لے۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے دیکھا کہ جن نو لوگوں کے نام رسول اللہ نے گن کر دیے تھے وہ سب کے سب بدر کے کنویں میں مردار ہوئے پڑے تھے۔" تو فدائیانِ رسول ﷺ نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرکے کفر کے اِن اماموں کو قتل کیا جو کہ رسول اللہ ﷺ کو تکالیف دینے کیساتھ ساتھ زبان دراز بھی تھے۔ ❷

❀ غزوہ احد میں جب مسلمانوں کا لشکر مشرکین کے نرغہ میں آچکا تھا اور

---

❶ الصحيح المسلم، مسلم بن حجاج ، ،رقم الحديث: ٤٦٤٢،دارالسلام للنشر والتوزيع۔

❷ السيرة النبويه ،ابو محمد عبدالملك حميرى،ص: ٤٠٩٢،دار الجيل بيروت۔

رسول اللہ ﷺ کے اردگرد بھی خونریز معرکہ جاری تھا آپ ﷺ کے ساتھ سات انصاری اور دو قریشی صحابہ تھے، لیکن جب زوردار حملہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ بھی اس میں زخمی ہوئے آپ ﷺ نے آواز لگائی کون میرا دفاع کرے گا؟ اس کے لیے جنت ہے وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔ تو حضرت سعدؓ نے کہا: میں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے ترکش کے سارے تیر اُن کے لیے بکھیر دیے اور فرمایا: ((اِرْمِ ، فِداكَ ابِیْ وَاُمیْ)) ''تیر چلاؤ، تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔'' اس کے بعد ایک انصاری صحابی آگے بڑھا اور شہید ہو گیا دوسرا بڑھا لڑتے لڑتے شہید ہوگیا پھر تیسرا بڑھا، اسی طرح سات صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ناموسِ رسالت کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔ ❶

❀ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو جب تختہ دار پر لٹکایا گیا تو اُنہیں کہا گیا کہ تم صرف یہی کہہ دو ''کاش! آج میری جگہ پر محمد (ﷺ) ہوتے'' تو ہم تجھے چھوڑ دیں گے۔ لیکن جانثارِ رسول کی عظمت کو سلام کہ انہوں نے کہا کہ میں ہرگز یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ میں اپنے اہل خانہ میں رہوں اور محمد ﷺ میری جگہ ہوں، میں تو چاہتا ہوں کہ محمد ﷺ کو کوئی کانٹا بھی نہ چبھے۔ میں تو آپ ﷺ کے لیے قربان کرنے کو تیار ہوں۔ تو پھر آپکو سولی پر لٹکا دیا گیا۔ ❷

---

❶ بخاری، الجامع الصحیح البخاری، محمد بن اسماعیل، رقم الحدیث: ٣٦٦٢۔

❷ السیرة النبویہ: ١٦٩٢۔

❀ ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو ان کی قوم نے کہا: اے اسامہ تو صابی ہو گیا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں کچھ نازیبا گفتگو کی۔ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہاری خوراک جو کہ یمامہ میں آتی ہے وہ تو بند کر جائے گئی۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا گستاخانِ رسول کو جواب:

جب کفار کی طرف سے بجیر بن زہیر اور ابوسفیان نے اللہ کے رسول ﷺ کی شان میں توہین آمیز قصیدے لکھے تو آپ ﷺ نے حضرت حسان کو کہا کہ "اے حسان کھڑا ہو اور جواب دے۔" حضرت حسان بن ثابتؓ نے مندرجہ ذیل اشعار کہے:

الا ابلغ ابا سفیان عنی

فانت نجوفٌ نخبٌ هواءٌ

"خبردار ابوسفیان کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دو کہ تو ہی جڑ کٹا بزدل اور ڈرپوک ہے"

بان سیوفنا ترکتك عبداً

وعبد الدار سادتها الاماءُ

"ہماری تلواروں نے تجھے غلام سمجھ کر چھوڑ رکھا ہے اور گھر کے غلام پر تو لونڈیاں بھی سرداری کرتیں ہیں"

هجوتَ محمداً فاجبتُ عنه

وعند الله فی ذاك الجزاءُ

”تو نے محمد ﷺ کی ہجو کی تو میں نے اس کا جواب دیا ہے اور اللہ کے پاس اس کی جزا ہے۔“

اتھجوہ ولست لہ بکفءٍ
فشرکما لخیرکما الفداءُ

”کیا تو اُس کی ہجو کرتا ہے حالانکہ تو اُس جیسا ہے نہیں تو تمہاری شرانگیزیاں تمہاری بھلائیوں پر غالب ہیں“

ھجوتَ مبارکاً براً حنیفاً
امینَ اللہِ شتمہ الوفاء

”تو نے مبارک، نیک، اور یکسو کی ہجو کی ہے جو اللہ کا امین ہے اور اُسکو گالی دینا ہی بدبختی ہے“

فمن یھجو رسول اللہ منکم
ویمدحہ وینصر سواءٌ

”پس کیا جو اللہ کے رسول کی ہجو کرتا ہے اور وہ جو مدح اور مدد کرتا ہے کیا دونوں برابر ہیں؟“

فان ابی ووالدہ وعرضی
لعرضِ محمدٍ منکم وِقاءٌ

”پس میرا باپ، دادا اور میری عزت محمد ﷺ کی عزت کے لیے ڈھال ہیں“

فَـامـا تـثـقـفـنَ بـنـؤ لـويِ

جـزيـمةَ اِن قتـلـهـم شـفـاءُ

"پس بنولوی پر ضرور فتح پائینگے کیونکہ اس جرم پر اُن کا قتل کرنا ہی شفاء ہے۔"

اولـئك مـعشـر نـصـزوا علينـا

فـفـي اظـفـارنـا منهم دمـاءُ

"یہ جماعت ہے جس نے ہمارے خلاف مدد کی پس ہمارے ناخنوں میں اِن کے لیے خون ہے۔"

اَغَـرُّ عَـلَيْـهِ لِـلْـنَبُـوَةِ خَـاَتـمٌ

مِـنَ الَـلهِ مَشْهُوْدٌ يَلُوْحُ وَ يَشْهَدُ

"رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت آپ پر چمکتی ہے۔ آپ اللہ کی جانب سے گواہی دیے گئے ہیں، مہر نبوت چمکتی اور گواہی دیتی ہے۔"

وَضَمَ اِلاٰلٰهُ اِسْمَ الَذِىْ اِلَىٰ اِسْمِهِ

اِذْ قَـالَ فِى خَمسِ اَلْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ

"معبود حقیقی نے نبی ﷺ کا نام اپنے نام کیساتھ ملا دیا جب کہ مؤذن پانچ وقت کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں۔"

وَشَـقَّ لَـهُ مِـنْ اِسْـمِـهِ لِيُجِلَّـهُ

فَـذُوْا الْـعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهَذاَ مُحَمَدٌ

"اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نام سے رسول اللہ ﷺ کو نکالا، عرش والا محمود اور آپ ﷺ محمد ہیں۔"

نَبِیٌّ اَتَانَا بَعْدَ یَاْسٍ وَفَتْرَةٍ
مِنَ الرُّسُلِ وَالْاَوْثَانَ فِی الْاَرْضِ تُعْبَدُ

"بڑی مایوسی اور وقفے کے بعد رسولوں میں سے ایک نبی ہمارے پاس آئے جب کہ زمین میں بتوں کی پوجا کی جاتی تھی۔"

فَاَمْسٰی سِرَاجاً مُسْتَنِیْراً وَ هَادِیاً
یَلُوْحُ کَمَا لَاحَ الصَّقِیْلُ الْمَهَنَّدُ

"آپ روشن چراغ اور ہادی بن کر چمکنے لگے، جیسے ہندی تلوار چمکتی ہے۔"

وَاَنْذَرَنَا نَاراً وَ بَشَّرَ جَنَّةً
وَعَلَّمَنَا الْاِسْلَامَ فَاللّٰهَ نَحْمَدُ

"آپ ﷺ نے ہمیں جہنم سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی اور ہمیں اسلام کی تعلیم دی ہم اللہ کے شکر گزار ہیں۔"

بِطَیْبَةِ رَسْمٌ لِلرَّسُوْلِ وَمَعْهَدٌ
مُنِیْرٌ وَقَدْ تَعْفُوْ الرُّسُوْمُ وَ تُمْهَدُ

"مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کی قبر اور تعلیمی مرکز روشن ہے جب کہ قبریں مٹ جایا کرتیں ہیں۔"

عَـرَفْـتُ بِهـاَ رَسْـمَ الـرَّسُـوْلِ وَعَهْـدِهٖ
قَبْـرًا بِـــهٖ وَارَاهُ الـتُّـرَابُ وَمَـلْـحَـدٌ

”میں نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کی قبر کو اور عہد کو پہچان لیا، قبر کو مٹی نے چھپا لیا اور آپ لحد میں ہیں۔“

اَعْـنِـی الـرَّسُـوْلَ فَـاِنَّ الـلّٰـهَ فَـضَّـلَـهُ
عَـلَـی الْـبَـرِیَّـةِ بِـالـتَّـقْـوٰی وَبِـالْـجُـوْدِ

” میری مراد رسول اللہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اور جودوسخاوت کیساتھ تمام مخلوقات پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔“

فِیْـنَـا الـرَّسُـوْلُ وَ فِیْـنَـا الْـحَـقُّ نَتْـبَـعُـهُ
حَـتّٰـی الْـمَـمَـاتِ وَنَـصْـرٌ غَـیْـرُ مَحْدُوْدٌ

”ہم میں رسول اللہ ﷺ اور دین حق موجود ہیں ہم مرتے دم تک آپ کی پیروی کریں گے اور غیر محدود مدد کریں گے۔“

ایک موقع پر حضرت حسان بن ثابتؓ نے رسول اللہ ﷺ کی مدح میں مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

واحـسـن مـنـك لـمْ تـر قـطُّ عـیـنـی
واجـمـلَ مـنـك لـمْ تـلـدِ الـنـسـاءُ

”اور تجھ سے زیادہ خوبصورت کبھی میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں اور آپؐ سے زیادہ جمیل کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔“

خلقتَ مبرأً من کلِ عیبٍ
کأنك خلقتَ کما تشاءُ

آپ تمام نقائص سے مبرا پیدا کیے گئے ہیں گویا کہ آپ اپنی مرضی سے پیدا ہوئے ہیں۔ [1]

الغرض جب بھی دشمنانِ نبی نے اپنے بغض وعناد کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ نے اُس کا فوری طور پر موثر انداز میں جواب دیا، کبھی نبی کو تسلیاں دے کر، کبھی دشمنوں کو ڈرادھمکا کر اور کبھی آپ ﷺ کی رفعتِ شان بیان کرتے ہوئے کلامِ لا ریب نازل فرمایا۔ خالق کائنات نے دفاع شان رسالت مآب کے لیے مخلوق میں بھی اپنے پسندیدہ بندوں کو منتخب فرمایا۔ جس کی ایک شاندار مثال یہ ہے کہ جب مشرکین نے آپکی ہجو میں قصیدے لکھے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت حسان بن ثابت انصاریؓ کی صورت میں اپنے نبی کا دفاع کیا اور رہتی دنیا کے تمام مسلمانوں کو یہ بات بھی سمجھا دی کہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کیونکہ یہ اللہ کی شان میں گستاخی ہی کی طرح ہے۔

❀❀❀❀

[1] دیوان حسان، حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، ص: ۳۳، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

عہد نبوی میں گستاخانِ رسول کا انجام

یہودی عورت کا قتل:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اِن یھودیۃً کانتْ تشتم النبی ﷺ وتقع فیہ، فخنقھا رجل حتیٰ ماتتْ، فابطل رسولُ اللّٰہِ ﷺ دَمَھاَ)) ❶

''ایک یہودی عورت نبی ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا تو رسول اللہ ﷺ نے اُس کے خون کو رائیگاں قرار دیا۔''

نابینا صحابی کا اپنی لونڈی کو قتل کرنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ:

''ایک نابینا شخص کی ام ولد (لونڈی) تھی جو رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی وہ اسے منع کرتا تھا وہ گالیاں دینے سے باز نہ آتی تھی۔ وہ اسے جھڑکتا تھا۔ مگر وہ نہ رکتی تھی۔ ایک رات اس عورت نے رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دینا شروع کر دیں تو

---

❶ سنن ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، رقم الحدیث: ٤٣٦٢، دار السلام ریاض۔

اس نابینا صحابی نے ایک بھالا لے کر اس کے پیٹ میں پیوست کر دیا اور زور سے دبا دیا جس سے وہ مر گئی۔ صبح اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کیا گیا تو آپ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: میں اُس کو قسم دیتا ہوں جس نے کیا۔ جو کچھ کیا۔ میرا اس پر حق ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ بات سن کر ایک نابینا آدمی کھڑا ہو گیا اور اضطراب کی کیفیت میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے آکر کہا: اے اللہ کے رسول میں اُسے منع کرتا تھا لیکن وہ آپ کو گالیاں دینے سے باز نہ آتی تھی، میں اُسے جھڑکتا تھا مگر وہ اس کی پرواہ نہ کرتی تھی۔ اس کے بطن سے میرے دو ہیروں جیسے بیٹے ہیں۔ گزشتہ رات جب وہ آپ کو گالیاں دینے لگی تو میں نے بھالا لے کر اس کے پیٹ میں پیوست کر دیا اور زور سے دبایا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ساری گفتگو سننے کے بعد فرمایا: تم گواہ رہو اُس کا خون ہدر (رائیگاں) ہے۔'' [1]

کعب بن اشرف یہودی کا قتل:

کعب بن اشرف ایک مالدار اور متعصب یہودی تھا اسے اسلام سے سخت عداوت اور نفرت تھی جب مدینہ منورہ میں بدر کی فتح کی خوشخبری پہنچی تو

[1] ابو داؤد: رقم الحدیث: ٤٣٦١۔

کعب کو یہ سن کر بہت صدمہ اور دکھ ہوا۔ اس نے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے قتل پر ابھارنا شروع کر دیا، مسلمان عورتوں کے بارے میں عشقیہ اشعار کی اور رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں بھی بہت سارے اشعار کہے۔ کعب بن اشرف مسلمانوں کو مختلف ایذائیں بھی دیتا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((قال رسول الله ﷺ: من لكعب بن الاشرف، فانه اذى الله ورسوله؟ فقام محمد بن مسلمة فقال: انا يا رسول الله اتحب ان اقتله؟ قال نعم، قال: فاذن لي ان اقول شيئاً، قال: قل......)) ❶

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کعب بن اشرف کا کام کون تمام کرے گا اُس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف دی ہے اس پر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اُسے قتل کر آؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں مجھے یہ پسند ہے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی پھر آپ ﷺ مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیں (یعنی ایسے مبہم کلمات اور ذو معنیٰ الفاظ جنہیں سن کر وہ خوش وخرم ہو جائے)

❶ بخاری: رقم الحدیث: ۲۵۱۰۔

آپ ﷺ نے اس کی اجازت دے دی۔"

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور اُس کی خوب تعریف کی اور بتایا کہ ہم تو اسلام لانے کے بعد بہت زیادہ تکالیف میں مبتلا ہو چکے ہیں اور غربت ہم پر چھا چکی ہے اور اُس کے ہاں اپنا خوب اعتماد بنایا۔ ایک دن اُس کے پاس رات کے وقت گئے اور آپ کے ساتھ ابو نائلہ، ابوعبس بن جبر، حرث بن اوس اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ آپ نے ساتھیوں کو ہدایت کی تھی کہ جب میں خوشبو سونگھنے کے لیے اُس کا سر نیچے کروں تو تم اُسے قتل کر دینا۔ اور انہوں نے ایسا ہی کیا اور کعب بن اشرف کو قتل کر ڈالا۔ رات کے آخری حصہ میں محمد بن مسلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کعب بن اشرف کا قلم کیا ہوا سر پیش کیا تو آپ ﷺ نے الحمد اللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ ❶

عصماء بنت مروان کا قتل:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((هجتْ اِمراة من خطمة النبی ﷺ فقال: من لْی بها؟ فقال رجل من قومها: آنا یارسول الله . فنهض فقتلها فاخبر النبی ﷺ فقال: لا ینتطح فیها عنزان)) ❷

---

❶ الفتح الباری فی شرح البخاری، احمد بن علی، ص: ۲۷۲۷، دار الریان للتراث۔

❷ مختصر الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسول، محمد بن علی بن محمد، ص: ٥٦۔

''بنی خطمہ کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی ہجو کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس عورت سے کون نمٹے گا؟ اس کی قوم کے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کام میں سر انجام دوں گا، چنانچہ اس نے جا کر اسے قتل کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا: دو بکریاں اس میں سینگوں سے نہ ٹکرائیں یعنی اس عورت کا خون رائیگاں ہے اور اس کے معاملے میں کوئی دو (افراد یا قبیلے) آپس میں نہ ٹکرائیں۔''

ابوعفک کا انجام:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مورخین کے حوالے سے شاتمِ رسول ﷺ ابوعفک یہودی کا قصہ بیان کرتے ہیں:

((إن شيخاً من بني عمرو بن عوف يقال له ابو عفك وكان شيخاً كبيراً قد بلغ عشرين ومائة سنةٍ حين قدم النبي ﷺ المدينة. كان يحرض علىٰ عداوة النبي ﷺ ولمْ يدخل في الا سلام، فلما خرج رسول الله ﷺ الىٰ بدْرٍ ظفره. فحسده وبغىٰ، فقال. وذكر قصيدةً تتضمنُ هجو النبي ﷺ وذم من اتبعه)) ❶

''بنی عمرو بن عوف کا ایک شیخ جسے ابوعفک کہتے تھے نہایت

❶ السيرة النبويه: ٤/ ٦٣٥۔

بوڑھا آدمی تھا۔ اس کی عمر 120 سال تھی جس وقت رسول اللہ ﷺ مدینہ مورہ تشریف لائے۔ تو یہ بوڑھا لوگوں کو آپ ﷺ کی عداوت پر بھڑکایا کرتا تھا اور مسلمان نہیں ہوا تھا۔ جس وقت رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی تو اِس شخص نے حسد کرنا شروع کردیا اور بغاوت وسرکشی پر اتر آیا۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی مذمت میں ہجو کرتے ہوئے ایک قصیدہ کہا۔"

اس قصیدے کوسن کر سالم بن عمیر نے نذر مان لی کہ میں ابوعفک کوقتل کروں گا یا اسے قتل کرتے ہوئے خود مرجاؤنگا۔ سالم موقع کی تلاش میں تھے موسم گرما کی ایک رات ابوعفک قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے صحن میں سویا ہوا تھا سالم بن عمیر اُس کی طرف آئے اور اس کے جگر پرتلوار رکھ دی جس سے وہ بستر پر چیخنے لگا۔ کچھ لوگ اس کی طرف آئے جو اُس کے اِس قول میں ہم خیال تھے وہ اُسکو گھر لے گئے جس کے بعد اُسے قبر میں دفن کر دیا گیا اور کہنے لگے کہ اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ اس کو کس نے قتل کیا ہے؟ اللہ کی قسم ہم اُسے ضرور قتل کریں گے۔ [1]

انس بن زنیم الدیلمی کا معاملہ:

انس بن زنیم الدیلمی نے رسول اللہ ﷺ کی ہجو کی۔ اُسکو قبیلہ خزاعہ

---

[1] السیرۃ النبویہ: ۲/ ۴۲۴۔

کے ایک بچے نے سن لیا اُس بچے نے حملہ کر کے اُسے زخمی کر دیا۔ واقدی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ عمرو بن سالم خزاعی قبیلہ خزاعہ کے چالیس سواروں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس مدد طلب کرنے آیا اور وہ واقعہ سنایا جو پیش آیا تھا اور کہا کہ اُس نے آپ کی ہجو کی تھی تو آپ ﷺ نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دیا۔ ❶

❶ بخاری، رقم الحدیث: ٤٢٧٤۔

فتح مکہ اور گستاخانِ رسول ﷺ کا قتل

رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: ((لا تثریبَ علیکم الیومْ)) ''آج کے روز تم سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا۔'' اور مزید کہا کہ جو امِ ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہو گا وہ امان پائے گا، جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ بھی امان پائے گا، جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے وہ بھی امان پائے گا لیکن عفوو درگزر کے اس عظیم موقع پر بھی چھ آدمیوں کا نام لے کر فرمایا:

((اِنْ وجد تموھم تحت استارِ الکعبۃ فاقتلوھم)) [1]

''اگر انہیں کعبہ کے پردوں کے نیچے بھی پاؤ، تب بھی قتل کر دو۔''

ان چھ گستاخ رسولوں کے نام یہ ہیں:

۱۔ عکرمہ بن ابوجہل
۲۔ ھبار بن اسود
۳۔ ابن ابی سرح
۴۔ مقیس بن صبابہ
۵۔ حویرث بن نقیذ
۶۔ ابن خطل

مقیس بن صبابہ:

مقیس پہلے مسلمان ہو گیا تھا، پھر مرتد ہوا اور قریش کے پاس چلا گیا

[1] بخاری، رقم الحدیث: ۱۸۴۶۔

اس کو انہی کے قوم کے ایک آدمی نمیلہ بن عبداللہ لیثی نے برسرِ بازار ہجوم میں حملہ کردیا اور وہ بدبخت اپنے کیفرِ کردار کو پہنچ گیا۔ ❶

عبداللہ بن خطل:

ابن خطل پہلے مسلمان ہو گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُسے عامل بنا کر صدقات وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ ایک غلام کو بھی ساتھ بھیجا راستہ میں کچھ ناراضگی ہوئی تو اِس نے وہ غلام قتل کردیا اور پھر اس خوف ہی سے مرتد ہو گیا خود بھی رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں اشعار کہتا اور اپنی لونڈیوں کو بھی اشعار گانے کا حکم دیتا۔ ابن خطل کے تین جرم تھے: ناحق قتل، مرتد ہونا، آپ ﷺ کی ہجو میں اشعار کہنا۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ النبی ﷺ دخل مكة عام الفتحِ، وعلى راسه المغفر فلما نزعه، جاء رجل فقال: ابن خطلٍ معلق باستارِ الكعبة، فَقال: أُقْتُلُوْهُ .)) ❷

”جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے روز مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر کھود تھا جب آپ ﷺ نے اپنے سر سے کھود اتارا تو ایک آدمی آیا اس نے آکر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُسے

---

❶ الصارم المسلول: ۲۰۲۔

❷ ابوداؤد، رقم الحدیث: ۴۳۵۹۔

اسی جگہ قتل کردو۔'' سعید بن حارث نے اسے مسجد کعبہ میں مار ڈالا۔''

عکرمہ بن ابی جہل:

یہ ابوجہل کا فرزند تھا۔ نبی ﷺ کا شدید دشمن تھا مکہ فتح ہونے کے بعد بھاگ کر یمن چلا گیا اس کی بیوی مسلمان ہوگئی یہ رسول اللہ ﷺ سے اُسکی امان لے کر واپس آئی۔ عکرمہ کشتی میں محوِ سفر تھا کہ یکا یک طوفان نے آلیا، سخت گھبرایا بمشکل ساحل تک پہنچا اور فوراً مدینہ پہنچ کر اسلام قبول کیا۔ [1]

عبداللہ بن ابی سرح:

یہ پہلے رسول اللہ ﷺ کا کاتب تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رضاعی بھائی تھا پھر مرتد ہوگیا۔ جب اُس پر وسعتِ ارض تنگ ہوگئی تو فتح مکہ کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر دوبارہ تائب ہوا۔ اللہ کے رسول سے مسلسل بیعت کے لیے کہتا رہا آپ ﷺ ہر مرتبہ انکار کرتے رہے لیکن حضرت عثمان کے اصرار پر آپ نے اِس سے بیعت لے لی، پھر آپ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگے:

((أما كان فيكم رجلٌ رشيد يقوم الىٰ هذا حيث رأني كففتُ يدِيْ عن بيعتهِ فيقتله)) [2]

''کیا تم میں سے کوئی رجل رشید نہیں، ابن ابی سرح یہاں کھڑا

---

[1] السيرة النبويه: ٢/٤٢٤۔

[2] ابو داؤد، رقم الحديث: ٤٣٥۔

تھا جب تم دیکھ رہے تھے کہ میں اُس سے بیعت نہیں لے رہا تو آپ اُسے قتل کر دیتے۔ تو صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول آپ ہمیں آنکھ ہی سے اشارہ کر دیتے، آپ نے فرمایا: کسی نبی علیہ السلام کے لیے یہ لائق نہیں ہے کہ وہ آنکھ کی خیانت کرے۔"

ھبار بن اسود:

یہ بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور توبہ تائب ہو کر مسلمان ہو گیا۔ [1]

حویرث بن نقیذ:

یہ رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں اشعار اور گستاخانہ کلمات کہتا تھا۔ اِسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ [2]

- قبیلہ مطرب کی دو لڑکیاں جو کہ ابن خطل کی لونڈیاں تھیں حضور ﷺ کی ہجو میں گایا کرتی تھیں۔ ایک قتل ہو گئی اور دوسری نے تائب ہو کر جان بچائی۔ [3]
- ابو سفیان بن حارث اور بجیر بن زہیر آپ کی ہجو کیا کرتے تھے۔ ان کے احکامِ موت نافذ ہوئے لیکن یہ تائب ہو کر بچ گئے۔ [4]
- جب رسول اللہ ﷺ کے خطوط قیصر و کسریٰ کے پاس پہنچے تو قیصر نے عزت کی لیکن کسریٰ نے خط پھاڑ ڈالا۔ خدا نے اوّل الذکر کی سلطنت

---

[1] السیرة النبویه: ۲/۳۰۱۔
[2] السیرة النبویه: ۲/۴۴۴۔
[3] السیرة النبویه: ۲/۵۰۱۔
[4] السیرة النبویه: ۲/۵۰۱۔

کو مدتوں باقی رکھا، کسریٰ کے ٹکڑے اُڑا دیئے اور اُسے اس کے بیٹے ہی نے قتل کر ڈالا۔

ابو رافع یہودی کا قتل:

ابو رافع ایک مالدار یہودی تھا یہ خیبر میں رہتا تھا غزوہ احزاب میں اہل مکہ کو مسلمانوں کے خلاف اُبھارنے والا اور اُن کی مالی امداد کرنے والا یہی شخص تھا۔ اس نے ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی تھی لہٰذا آپ ﷺ نے اس یہودی تاجر کے قتل کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((بعث رسول الله ﷺ الی ابی رافع الیهودیَ رجالاً من الانصارِ فامرَ علیهم عبدالله بن عتیك وکان ابو رافع یوذی رسول الله ﷺ ویعین علیه)) [1]

"رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع یہودی کے قتل کے لیے چند انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو اُن کا امیر مقرر فرمایا، ابو رافع رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دیتا تھا اور آپ ﷺ کے دشمنوں کی مدد کرتا تھا۔"

تو حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کے قلعے کی طرف گئے تو آپ نے اپنے ساتھیوں باہر کھڑا کیا اور خود اندر جا کر اُسے

[1] بخاری، رقم الحدیث: ۴۰۳۹۔

اپنے ہاتھوں سے قتل کیا، اور اِس دوران آپ کی پنڈلی ٹوٹ گئی لیکن جب رسول اللہ ﷺ کو ابو رافع کی موت کی خبر سنائی تو آپ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر اپنا ہاتھ پھیرا جس سے وہ بالکل ٹھیک ہوگئی۔

گستاخِ رسول ابولہب:

ابولہب کا اصلی نام عبدالعزیٰ تھا یہ عبدالمطلب کی اولاد سے تھا۔ سرخ رنگ ہونے کی وجہ سے اس کی کنیت ابولہب تھی۔ یہ شخص رسول اللہ ﷺ کا بے حد دشمن، اسلام کا شدید ترین مخالف اور مسلمانوں کو سخت ایذائیں دینے والا تھا۔ مکہ میں ابولہب اور رسول اللہ ﷺ کے گھر کی درمیانی دیوار ایک ہی تھی، یعنی یہ آپ کا قریب ترین ہمسایہ تھا۔ اس کے علاوہ حکم بن عاص۔ عقبہ بن معیط۔ عدی بن حمراء اور ابن الاصدا الھذلی بھی آپ ﷺ کے ہمسایہ تھے یہ لوگ گھر میں بھی رسول اللہ ﷺ کو آرام نہیں کرنے دیتے تھے۔ آپ ﷺ کبھی نماز پڑھ رہے ہوتے تو یہ اوپر سے بکری کی اوجھڑی پھینک دیتے تھے۔ صحن میں کھانا پکا رہے ہوتے تو اس پر غلاظت پھینک دیتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ باہر نکل کر ان لوگوں سے فرماتے: اے عبد مناف یہ کیسی ہمسائیگی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے جب کوہ صفا پر توحید کا اعلان کیا تھا تو سب سے پہلے ابولہب نے کہا تھا:

((تباً لك ، ألهذا جمعتنا .))

”تم پر ہلاکت ہو کیا اس لیے تو نے ہمیں جمع کیا تھا۔“

ابولہب کی اس بدخلقی اور گستاخی کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی:

﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝﴾

(اللھب: ۱ تا ۵)

”ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہوں اور وہ خود بھی ہلاک ہو۔ نہ اس کا مال اس کے کسی کام آیا اور نہ وہ جو اس نے کمایا۔ جلد ہی وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا اور اس کی بیوی جو ایندھن اٹھائے پھرتی ہے۔ اس کی گردن میں مضبوط بٹی ہوئی رسی ہوگی۔“

جس وقت شعب ابی طالب میں آپ ﷺ کا خاندان محصور تھا صرف یہی ایک شخص ایسا تھا جس نے اپنے خاندان والوں کی بجائے دشمنان رسول ﷺ کا ساتھ دیا۔

ابولہب کی عبرتناک سزا:

سورت لہب کے نزول کو ابھی کوئی آٹھ سال ہی گزرے تھے کہ غزوہ بدر میں بڑے بڑے سردارانِ قریش مارے گے جو عداوتِ رسول اللہ ﷺ میں ابولہب کے ساتھی، معاون اور مددگار تھے۔ مکہ میں جب بدر کی شکست کی اطلاع پہنچی تو سب سے زیادہ دکھ بھی ابولہب کو ہوا۔ یہ اس صدمہ کی وجہ

سے بیمار ہو گیا، ساتویں روز یہ بیماری چیچک کی شکل اختیار کر گئی جس کی وجہ سے اس کے گھر والوں نے اسے چھوڑ دیا اس کے بیٹوں نے اس کیساتھ کھانا پینا بھی ترک کر دیا۔ آخر کار وہ نہایت بے کسی کی موت مرا مرنے کے بعد بھی اس کے بیٹے اس کی لاش کے قریب نہ گئے۔ اِس سے بو پھیلنے لگی تب لوگوں نے اس کے بیٹوں کو طعنہ دینا شروع کیا تو ایک حبشی کو مزدوری دیکر گڑھا کھود کر لکڑیوں سے اس کی لاش دھکیل کر گڑھے میں پھینک دیا گیا اور مٹی ڈال دی گئی۔ یوں اِس گستاخِ رسول کا بدترین انجام دنیا میں بھی لوگوں کے سامنے نشانِ عبرت بن گیا اور قرآن کی وعید اس ظالم کے متعلق پوری ہوئیں۔

گستاخ رسول ﷺ ام جمیل:

ام جمیل کا نام اروٰی تھا اور اِم جمیل اس کی کنیت تھی، یہ ابوسفیان کی بہن اور ابولہب کی بیوی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی دشمنی میں اپنے شوہر سے کسی طرح بھی کم نہ تھی۔ یہ آپ ﷺ کی ہجو میں اشعار پڑھتی تھی۔ جنگل سے خاردار جھاڑیاں لا کر رات کے وقت آپؐ کے گھر کے سامنے ڈال دیتی تاکہ آپ صبح کو گھر سے نکلیں تو آپ کے پاؤں میں کانٹے چبھیں۔ یہ ایک بدزبان عورت تھی اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بہت زیادہ بے ہودگی کیا کرتی تھی۔

ام جمیل کا انجام:

اِم جمیل گردن میں ایک بہت قیمتی سونے کا ہار پہنتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ لات اور عزیٰ کی قسم میں اپنا یہ ہار فروخت کر کے اس کی قیمت

محمد (ﷺ) کی مخالفت کے کاموں میں خرچ کروں گی۔ اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ جس مضبوط بٹی ہوئی رسی سے وہ خاردار جھاڑیاں جنگل سے باندھ کر لاتی اُسی رسی کو اپنے گلے میں ڈال لیتی کہ یہ گٹھا سر سے گر نہ جائے۔ یہ لکڑیاں لاکر رات کیوقت رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے سامنے پھینکتی تھی۔ ایک دن لکڑیوں کا گٹھا سر پر اور اور رسی گلے میں تھی، تھک کر ایک پتھر پر بیٹھ گئی اور لکڑیوں کا گٹھا پیچھے گر گیا فرشتے نے زور سے رسی کو کھینچا جس سے اُس کا گلہ گھٹ گیا اور بد بخت مرگئی۔ ﴿خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ﴾ اور ﴿فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ﴾ کا مصداق بن گئی۔ [1]

گستاخ رسول عتیبہ بن ابولہب کا انجام:

نبوت سے قبل رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو بیٹیاں عتبہ اور عتیبہ جو ابو لہب کے بیٹے تھے کے نکاح میں دی ہوئیں تھیں۔ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے دعوت و تبلیغ شروع کی تو ابولہب نے کہا میرا تم دونوں بیٹوں سے ملنا حرام ہے جب تک تم محمد (ﷺ) کی دونوں بیٹیوں کو طلاق نہ دے دو۔ تو دونوں نے طلاق دے دی۔ عتیبہ تو جہالت میں اس قدر آگے بڑھا کہ ایک روز آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میں النجم اذا ھویٰ اور الذی دنا فتدلیٰ کا انکار کرتا ہوں۔ (قرآن مجید میں النجم کی جگہ والنجم ہے اور الذی دنا کی جگہ ثم دنا ہے) اور یہ کہہ کر اُس نے آپ ﷺ کی طرف تھوکا جو آپ ﷺ پر نہیں پڑا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

[1] المعجم الصغیر، سلیمان بن احمد: ۱۳۶/۱، دار احیاء التراث الاسلامی بیروت۔

"اے اللہ اِس پر اپنے کتوں میں سے کوئی کتا مسلط فرما۔"

اس کے بعد عتیبہ ابولہب کیساتھ شام کے سفر پر روانہ ہوا جہاں قافلے نے پڑاؤ کیا جہاں مقامی لوگوں نے بتایا کہ رات کو درندے آتے ہیں یہ سن کر ابولہب نے اپنے ساتھی اہل قریش سے کہا: کہ میرے بیٹے کی حفاظت کا کچھ انتظام کرو کیونکہ مجھے محمد (ﷺ) کی بد عا کا خوف ہے۔ اہل علاقہ اور قافلہ والوں نے بہت انتظام کیے اور اونٹوں کی ایک باڑ اس کے اردگرد بٹھا دی، لیکن اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ رات کے وقت شیر آیا اور اونٹوں کے حلقے سے گزر کر اِس گستاخِ رسول ﷺ کو پھاڑ ڈالا۔ [1]

جانثارانِ محمد عربی ﷺ نے جس طرح گستاخوں کے سر قلم کیے اور انہیں جہنم واصل کیا، ان کے کلیجوں کو چیرا اور جو بچ رہے انہیں کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے عذابوں سے دوچار کیا اس کی ہلکی سی تصویر آپ کے سامنے پیش کی ہے۔

اَب گستاخانِ رسول ﷺ کے بارے میں سلف صالحین کے فتاویٰ پر ایک نظر ڈالیں تاکہ یہ حقیقت بھی آشکارا ہو جائے کہ جس دور میں بھی گستاخانِ رسول ﷺ نے اپنی خباثتوں کا مظاہرہ کیا جانثاران اور فدائیانِ محمد ﷺ نے کس طرح سے ناموسِ رسول کا تحفظ کیا اور شاتمِ رسول کی سزا پر پوری امت کا موقف کتنا واضح ہے۔

[1] دلائل النبوة، سليمان بن احمد، ص: ۲/ ۱۳۲، دار احياء التراث الاسلامی بيروت۔

گستاخِ رسول ﷺ
سلف صالحین کی عدالت میں

رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والی کی سزا تو قتل ہی ہے اور اِس پر امت کا اجماع ہے اور اس میں بھی اتفاق ہے کہ جیسے اللہ کے رسول ﷺ کی گستاخی ناقابل معافی جرم ہے ایسے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی گستاخی بھی معاف نہیں کی جاسکتی، اور امت کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ گستاخِ رسول کو نہ تو معاف کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اُس کے بدلہ میں کسی اور کو قتل، نہ اُس کے عوض کچھ قیدی آزاد کروائے جاسکتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فتویٰ:

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

((كنتُ عند ابی بكر الصديق رضی اللہ عنہ ، فتغيظ علی رجلٍ فاشتد عليهِ ، فقلتُ:ائذنْ لی يا خليفة رسول الله اضربُ عنقه قال: فاذهبتْ كلمتی غضبه ، فقام فدخل فارسل اِلی فقال: ما الذی قلت آنفاً؟ فقلتُ:ائذن لی اضربُ عنقه ، قال:

اکنتُ فاعلاً لوْ امرتكَ؟ قلتُ نعمْ قالَ: لاَ واللهِ ما کانتْ لِبَشرٍ بعد رسولِ الله ﷺ .)) ❶

''میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ کسی شخص سے ناراض ہوئے تو وہ بھی جواباً بد کلامی کرنے لگا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ کے خلیفہ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اُڑا دوں۔ میرے یہ الفاظ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سارا غصہ ختم ہو گیا آپ وہاں سے کھڑے ہوئے اور گھر چلے گئے، گھر جا کر مجھے بلوایا اور فرمانے لگے: ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ نے مجھے کیا کہا تھا؟ میں نے کہا: یہ کہا تھا کہ آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اتار دوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: کیا تم ایسا کر دیتے؟ میں نے کہا بالکل کر دیتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں نہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے یہ لائق نہیں کہ اُس سے بد کلامی کرنے والے کی گردن اُڑائی جائے۔ یعنی صرف رسول اللہ ﷺ ہی کی شان میں گستاخی کرنے والے ہی کی گردن اُڑائی جائے گی۔'' ❶

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فتویٰ:

'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے رسول

❶ الجامع الصغير: ١/ ٢٣٦ ـ

اللہ ﷺ کو گالی دی تھی تو آپ نے اُسے قتل کر دیا، اور فرمایا:
جو اللہ کو گالی دے یا اُس کے رسول کو یا کسی بھی نبی کو تو اُسے قتل کر دو۔" ❶

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((قال رسول الله ﷺ من سب نبياً قتِل ومن سبَّ اصحابهُ جُلِدَ.)) ❷

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نبی کو گالی دی اسے قتل کیا جائے گا اور جس نے آپ ﷺ کے اصحاب کو گالی دی اُسے کوڑے مارے جائیں گے۔"

- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو قتل کر دیا جو کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتی تھی۔ ❸
- غزوہ تبوک سے واپسی پر ایک شخص کہنے لگا کہ یہ قرآن خواں لوگ بڑے شکم دار، شیخی باز اور بڑے فضول اور بزدل ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ واقعہ پیش کیا گیا، تو اُس نے کہا کہ میں نے تو ہنسی مذاق میں کہا تھا، اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

﴿ وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ

---

❶ مسائل الحرب، احمد بن حنبل: ١٦٥۔

❷ ابو داؤد، رقم الحدیث: ٤١٢٣۔

❸ السنن الکبریٰ، ابو بکر احمد بن حسین: ٢/ ٢٠٥، دار الباز مکہ مکرمہ۔

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِن نَّعْفُ عَن طَآئِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ۝ ﴾

(التوبہ: ٦٥ تا ٦٦)

''اور اگر تم ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی بات چیت اور دل لگی کرتے تھے۔ کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟ بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کو معاف کر دیں تو دوسری جماعت کو سزا بھی دیں گے کیونکہ وہ گناہ کرتے رہے ہیں۔''

مندرجہ بالا آیات اور تعاملِ صحابہ سے معلوم ہوا کہ جہاں شریعت، اسلام نبی، رسول اور اہلِ ایمان کا مذاق اڑانا انسان کو کفر میں لے جاتا ہے ایسے ہی وہ محافل جہاں اسلام، شریعت اور رسول اللہ ﷺ کا استہزا ہو رہا ہو یا نازیبا گفتگو ہو رہی ہو وہاں بیٹھنا کفر پر راضی ہونے کے مترادف ہے۔

❁❁❁❁

فتاویٰ ائمہ اہل سنت

امام مالک رحمہ اللہ کا فتویٰ:

خلیفہ ہارون رشید نے امام مالک رحمہ اللہ سے نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے کا حکم دریافت کیا، تو امام مالکؒ نے فرمایا:

((ما بقاءَ الامة بعد شتمِ نبیها .)) ❶

"اُس امت کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں جس کے نبی ﷺ کو گالیاں دی جائیں۔"

امام احمد بن حنبلؒ کا فتویٰ:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((كلُ من شتم النبی ﷺ اوْ تنقصه مسْلماً كانَ اوْكافراً فعلیه القتل واریٰ ان یقتل ولا یُستتابُ .)) ❷

"جو آدمی نبی ﷺ کو گالی دیتا ہے یا آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے وہ مسلمان ہو یا کافر اس کا قتل کرنا واجب

---

❶ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم : ۲/ ۲۲۳ ۔

❷ طبقات الحنابلہ، یحییٰ بن یزداد : ۲/ ۵۴۲، دار الکتب العربی بیروت ۔

ہے اور میری رائے ہے کہ اُسے توبہ کرنے کی مہلت بھی نہ دی جائے فوراً قتل کیا جائے۔"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا فتویٰ:

((ان النبی ﷺ كَانَ لَهُ انْ يعفو عمن شتمهُ وسبهُ فی حياته وليس للامةِ ان يعفوا عن ذالك .)) ❶

"جو آدمی آپ ﷺ کی زندگی میں آپ کو گالی دیتا آپ ﷺ اس کو معاف کر سکتے تھے لیکن آپ کے بعد امت میں سے کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی گستاخِ رسول ﷺ اور توہین رسالت کے مرتکب ہونے والے کو معاف کرے۔"

❁❁❁❁

❶ مختصر الصارم المسلول: ۳۲۔

گستاخانِ رسول ﷺ کی سزا اور اجماع امت

رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی سزا قتل پر امت کا اجماع ہے اور جیسے اللہ کے رسول ﷺ کی گستاخی ناقابل معافی جرم ہے۔ امت کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ گستاخِ رسول کو نہ تو معاف کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اُس کے بدلہ میں کسی اور کو قتل اور نہ ہی اُس کے عوض کچھ قیدی آزاد کروائے جا سکتے ہیں۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

((فنفس المومن لا تشتفی من هذا السبابِ اللعینِ الطاعینِ فی سید الاولین والاخرین اِلا بقتله وصلبهِ بعد تعذیبه وضربهِ فانَ ذلكَ هوَ اللائق بحالهِ .)) [1]

”جو ملعون اور موذی سید الاولین والآخرین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی اور سب وشتم کرے، اس کے بارے میں

[1] مختصر الصارم المسلول: ۳۳۔

مسلمانوں کے دل ٹھنڈے نہیں ہوتے جب تک اس کو سخت سزا کے بعد قتل نہ کیا جائے یا سولی نہ چڑھایا جائے کیونکہ وہ اسی سزا کے لائق ہے۔"

امام خطابی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

((لا اعلم احداً من المسلمین اِختلف فی وجوبِ قتلهِ .)) [1]

"میرے علم میں ایسا کوئی مسلمان نہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والے کی سزا قتل کے بارے میں اختلاف کی ہو۔"

محمد بن سحنون رحمہ اللہ کا فتویٰ:

((اجمع العلماءُ علیٰ انّ شاتم النبی ﷺ والمتنقص له کافر والوعید جاء علیه بعذاب الله له ، وحکمه عند الامة القتل ومن شك فی کفره وعذابه کَفَرَ۔)) [2]

"شاتم رسول ﷺ اور آپ کی توہین وتنقیص کرنے والا کافر ہے اس پر علماء کا اجماع ہے کہ شاتمِ رسول کے لیے اللہ کے عذاب کی سخت وعید ہے۔ امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے اور جو کوئی اُس کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔"

---

[1] مختصر الصارم المسلول: ۳۳۔

[2] مختصر الصارم المسلول: ۳۲۔

امام محمد بن ابراہیم منذر رحمہ اللہ کا فتویٰ:

((اجمع عوام اهل العلم علىٰ اَنَّ من سب النبی ﷺ القتلُ .)) ❶

''عام اہل علم کا اجماع ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو گالی دینے والے کی سزا قتل ہے۔''

❶ مختصر الصارم المسلول: ۳۱۔

مصادر ومراجع

❀ قرآن مجید

۱۔ ابن تیمیه ، احمدبن شهاب عبدالحکیم ، الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسولؐ ، مکتبه دار الکتب العربی بیروت۔

۲۔ ابن هشام ، السیرة النبویه ، ابو محمد عبدالملک حمیری ، دار الحیل بیروت۔

۳۔ ابن حجر ، احمد بن علی ، فتح الباری ، دار الکتب العربی بیروت۔

٤۔ ابو یعلیٰ ، یحییٰ بن یزداد ، طبقات الحنا بله ، دارالکتب العربی بیروت۔

٥۔ ا صفهانی ، حسین بن محمد ، دلائل النبوة ، دار المعرفة بیروت۔

٦۔ ابو داود ، سلیمان بن اشعث ، سنن ابو داؤد ، دار السلام ریاض۔

۷۔ احمد بن حسین ، الاجماع ، دار المعرفة بیروت۔

۸۔ بخاری ، محمد بن اسما عیل البخاری ، الجا مع

الصحیح ، دارالسلام ریاض۔

۹۔ بھیقی ، ابو بکر احمد بن حسین بن علی ، السنن الکبریٰ ، دارالباز مکہ مکرمہ۔

۱۰۔ حسان ، حسان بن ثابتؓ ، دیوان حسان ، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

۱۱۔ حنبل ، احمد بن حنبل ، مسائل الحرب ، (مخطوطہ)۔

۱۲۔ طبرانی ، سلیمان بن احمد ، المعجم الصغیر ، دار احیاء التراث العربی بیروت۔

۱۳۔ عیاض قاضی ، عیاض بن موسیٰ ، کتاب الشفا ، مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

۱۴۔ مسلم ، مسلم بن حجاج ، الصحیح المسلم ، دارالسلام للنشر والتوزیع ریاض۔

۱۵۔ محمد بن علی بن محمد ، مختصر الصارم المسلول ، دار علم الفوائدللنشر والتوزیع ، مکہ مکرمہ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم کرنے والے کا حکم

مفتی محمد صالح المنجد [1]

سوال:......میں نے ایک کیسٹ میں سنا ہے کہ جس نے بھی نبی

[1] شیخ صالح المنجد 1380/12/3 ہجری کو پیدا ہوئے۔سعودیہ عرب کے دارالحکومت الریاض میں آپ نے ابتدائی اور انٹرمیڈیٹ تک تعلیم حاصل کی، اس کے بعد آپ شہر ''ظہران'' منتقل ہوگئے جہاں آپ نے یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کی۔آپ کے درج ذیل اساتذہ ہیں: سماحۃ الشیخ عبدالعزیز عبداللہ بن باز رحمہ اللہ۔ان سے آپ نے ۱۵ سال تک علم حاصل کیا۔

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ۔فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن جبرین رحمہ اللہ۔فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن بن ناصر البراک حفظہ اللہ۔فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ۔فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن محمد الغنیمان حفظہ اللہ۔فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن بن صالح المحمود حفظہ اللہ۔ان کے علاوہ بھی آپ نے دیگر کئی اساتذہ سے علم حاصل کیا۔

اس وقت آپ سعودیہ کے شہر خبر میں جامع مسجد عمر بن عبدالعزیز کے امام اور خطیب ہیں جہاں آپ دروس کی صورت میں کئی کتابوں کی تعلیم دیتے ہیں۔اسی طرح آپ اسلام سوال و جواب نامی ویب سائٹ کے مدیر ہیں جہاں آپ سینکڑوں سوالات کے جواب دے چکے ہیں۔آپ کے یہ فتاویٰ اس ویب سائٹ پر موجود ہیں۔اسی طرح آپ بیسیوں کتابوں کے مولف بھی ہیں۔امت مسلمہ اور خاص کر کے سلف صالحین کے منہج پر گامزن دنیا آپ کے فتاویٰ اور علمی کاشوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان اور زندگی میں برکت عطا فرمائے اور آپ کو مزید اسلام کی خدمت کی توفیق بخشے۔آمین

کریم ﷺ پر سب وشتم کیا اسے قتل کیا جائے گا، چاہے وہ توبہ کا اظہار بھی کرے۔ تو کیا اسے بطور حد قتل کیا جائے گا یا بطور کفر؟ اور اگر اس کی توبہ سچی اور خالص ہو تو کیا اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے گا؟ یا کہ اس کے لیے کوئی توبہ نہیں اور وہ جہنمی ہے؟

جواب: اس سوال کا جواب مندرجہ ذیل دو مسئلوں میں ہوگا:

پہلا مسئلہ:...... نبی کریم ﷺ پر سب وشتم کرنے والے کا حکم:

علمائے کرام کا اجماع ہے کہ مسلمانوں میں سے جس نے بھی نبی کریم ﷺ پر سب وشتم کیا، وہ کافر ومرتد اور واجب القتل ہے۔ اس کو اہل علم کی ایک جماعت نے نقل کیا ہے، مثلاً امام اسحاق بن راہویہ، ابن منذر، قاضی عیاض اور امام خطابی رحمهم الله جميعا وغیرہ۔ [1]

اس حکم پر قرآن وسنت بھی دلالت کرتے ہیں۔ کتاب اللہ سے دلائل:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَن تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُم بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ قُلِ اسْتَهْزِءُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ ○ وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ○ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِن نَّعْفُ عَن

[1] الصارم المسلول على شاتم الرسول: ۲/۱۳-۱٦.

طَآئِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِأَنَّهُمْ كَانُوا۟ مُجْرِمِينَ ۝﴾

(التوبہ: ٦٤-٦٦)

"منافق اس بات سے ڈرتے ہیں کہ مسلمانوں پر کوئی ایسی سورت نہ نازل ہو جائے جو انہیں منافقوں کے دلوں کا حال بتلا دے۔ آپ ان سے کہیئے: اور مذاق کر لو، جس بات سے تم ڈرتے ہو اللہ اسے یقیناً ظاہر کر کے رہے گا۔ اور اگر آپ پوچھیں (کہ تم کیا باتیں کرتے ہو) تو کہیں گے: ہم تو صرف مذاق اور دل لگی کر رہے تھے۔ کہہ دیجئے: کیا تمہاری ہنسی اور دل لگی، اللہ اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ ہی ہوتی ہے؟ بہانے نہ بناؤ تم فی الواقع ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو اگر ہم تمہارے ایک گروہ کو معاف کر بھی دیں تو دوسرے کو ضرور سزا دیں گے کیونکہ وہ (فی الواقع) مجرم ہیں۔"

یہ آیات اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کریم ﷺ کے ساتھ استہزاء اور مذاق کرنے کے کفر ہونے پر نص ہے، لہٰذا سب وشتم تو بالاولیٰ کفر ہوگا، اور یہ آیت کریمہ رسول اللہ ﷺ کی توہین اور تنقیص کرنے والے کے کفر پر بھی دلالت کرتی ہے، چاہے وہ توہین یا تنقیص بطور مذاق کرے یا حقیقتاً۔

سنت نبویہ میں سے دلائل:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ پر

سب وشتم کیا کرتی اور آپ کی توہین کرتی تھی، تو ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ کر اسے مار دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون باطل اور رائیگاں قرار دیا۔" ❶

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ "الصارم المسلول" میں کہتے ہیں:" یہ حدیث جید ہے، اور اس کے آگے آنے والی (عباس رضی اللہ عنہ کی) حدیث اس کی شاہد ہے۔" ❷

یہ حدیث اس یہودی عورت کو نبی ﷺ پر سب وشتم کرنے کی پاداش میں قتل کرنے کے جواز میں نص ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ" ایک نابینے آدمی کی ام ولد (لونڈی) تھی جو نبی کریم ﷺ پر سب وشتم اور ان کی توہین کرتی تھی۔ وہ نابینا اسے روکتا لیکن وہ باز نہیں آتی تھی، وہ اسے ڈانٹتا لیکن پھر بھی وہ نہ رکتی، ایک رات وہ نبی کریم ﷺ پر سب وشتم کرنے لگی تو نابینے آدمی نے چھوٹی تلوار لے کر اس کے پیٹ میں گھونپ دی اور اس پر سہارا لے کر اسے قتل کر دیا اور جب صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ کے سامنے یہ واقعہ ذکر کیا گیا، تو رسول کریم ﷺ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا:" میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے اسے قتل کیا، میرا اس پر حق ہے وہ کھڑا ہو جائے" تو وہ نابینا آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا میں اس کا مالک ہوں، وہ آپ پر سب وشتم

---

❶ سنن ابو داؤد : ٤٣٦٢.

❷ الصارم المسلول علی شاتم الرسول : ٢/١٢٦.

اور آپ کی تنقیص وتوہین کرتی تھی، میں اسے روکتا لیکن وہ باز نہیں آتی تھی اور میں اسے ڈانٹتا بھی لیکن وہ نہ رکتی، اور اس سے میرے موتیوں جیسے دو بیٹے بھی ہیں، اور وہ میرے ساتھ بہت نرمی کرتی تھی، کل رات بھی وہ آپ پر سب وشتم کرنے اور آپ کی توہین کرنے لگی، تو میں نے چھوٹی تلوار لے کر اسے اس کے پیٹ میں گھونپا اور اس پر سہارا لے لیا حتی کہ اسے میں نے قتل کر دیا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم گواہ رہو اس کا خون رائیگاں ہے۔'' ❶

ظاہر ہے کہ وہ عورت مسلمان نہ تھی بلکہ کافرہ تھی، کیونکہ مسلمان عورت ایسا شنیع جرم نہیں کرسکتی اور اگر وہ مسلمان تھی بھی تو اس فعل کی بنا پر مرتد ہوگئی اور اس وقت اس کے مالک کے لیے اسے رکھنا جائز نہیں اور اسے اس سے روکنا ضروری ہے۔

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ'' ایک آدمی نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ سخت لہجہ اختیار کیا تو میں نے کہا: کیا میں اسے قتل کر دوں؟ تو انہوں نے مجھے ڈانٹا اور کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ حق اور کسی کے لیے بھی نہیں ہے۔'' ❷

اس سے یہ معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کو یہ حق تھا کہ جو ان کے لیے سخت رویہ اختیار کرے یا سب وشتم کرے وہ اسے قتل کر دیں، اور یہ اپنے عموم کے اعتبار سے مسلمان اور کافر دونوں کو شامل ہے۔

---

❶ ابو داؤد: ٣٦٥٥ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

❷ صحیح نسائی: ٣٧٩٥۔

دوسرا مسئلہ:...... جب نبی کریم ﷺ پر سب و شتم کرنے والا شخص توبہ کرلے تو کیا اس کی توبہ قبول ہو گی یا نہیں؟

علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ جب وہ پکی اور خالص توبہ کرے، اور اپنے فعل پر نادم ہو تو، اسے روزِ قیامت یہ توبہ فائدہ دے گی، اور اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے۔ اور دنیا میں اس کی توبہ قبول ہونے اور اس سے قتل ساقط ہونے میں علماء کرام نے اختلاف کیا ہے: امام مالک، امام احمد رحمہا اللہ کے نزدیک اس کی توبہ قبول نہیں ہو گی، اگرچہ وہ توبہ کر بھی لے اسے قتل کیا جائے گا۔ انہوں نے صحیح حدیث اور نظر صحیح سے استدلال کیا ہے:

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے چار آدمیوں اور دو عورتوں کے علاوہ باقی سب کو امن دیا، اور ان کا نام بھی لیا، اور ان میں ایک ابن ابی سرح تھا۔ ابن ابی سرح عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس چھپ گیا، جب رسول کریم ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو عثمان رضی اللہ عنہ اسے لے کر آئے اور نبی کریم ﷺ کے پاس لا کھڑا کیا اور کہنے لگے: "اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ عبداللہ سے بیعت لے لیجیے، تو رسول کریم ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور اس کی طرف دیکھا، ایسا تین بار ہوا اور ہر بار نبی کریم انکار کرتے رہے، اور پھر تین بار ایسا کرنے کے بعد اس سے بیعت لی اور پھر اپنے صحابہ سے متوجہ ہو کر فرمانے لگے: "کیا تم میں کوئی بھی عقلمند آدمی نہیں تھا، جب اس نے دیکھا کہ میں اس سے بیعت نہیں لے رہا تو وہ اسے اٹھ کر قتل کر دیتا؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

نے عرض کیا: ہمیں تو علم نہیں تھا کہ آپ کے دل میں کیا ہے؟ آپ نے اپنی آنکھ کے ساتھ ہماری طرف اشارہ کیوں نہ کیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نبی کے شایان شان نہیں کہ وہ آنکھوں کی خیانت کرے۔'' ❶

اس طرح کے مرتد اور طعن کرنے والے شخص کی توبہ قبول نہ ہونے میں یہ حدیث نص ہے یعنی اگر وہ توبہ کرتا ہوا آئے تو بھی اسے قتل کرنا جائز ہے۔''

اور عبداللہ بن سعد کاتبین وحی میں شامل تھا وہ مرتد ہو گیا اور اس کا گمان تھا کہ وہ وحی میں جو چاہتا زیادہ کر دیتا تھا، جو کہ نبی کریم ﷺ پر جھوٹ اور بہتان ہے اور یہ سب وشتم کی ایک قسم ہے، پھر اس نے اسلام قبول کر لیا اور بہت اچھا اسلام پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو۔ ❷

نظر صحیح کی دلیل یہ ہے کہ ان کا کہنا ہے کہ: نبی کریم ﷺ پر سب و شتم کے متعلقہ دو حق ہیں: ایک تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور دوسرا حق آدمی کا ہے، اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ اس کی رسالت، کتاب اور اس کے دین میں جرح کی گئی ہے اور آدمی کا حق یہ ہے کہ اس نے اس سب وشتم کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی تنقیص وتوہین کی، اور سزا کا تعلق جب اللہ تعالیٰ اور آدمی کے حق کے ساتھ ہو تو وہ توبہ کے ساتھ ساقط نہیں ہوتی، مثلاً ڈاکو پکڑے جانے سے قبل توبہ کر لے تو توبہ سے اللہ تعالیٰ کا حق ساقط ہو جائے گا اور آدمی کے قصاص کا حق باقی رہے گا، تو یہاں بھی اسی طرح ہے۔

---

❶ صحیح ابوداؤد: ٢٣٣٤.

❷ الصارم المسلول ١١٥.

سب وشتم کرنے والا شخص توبہ کرلے تو اس کی توبہ سے صرف اللہ تعالیٰ کا حق ساقط ہوگا اور رسول کریم ﷺ کا حق ساقط نہیں ہوگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ: کیا یہ ممکن نہیں ہم اسے معاف کردیں؟ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں سب وشتم کرنے والے بہت سارے لوگوں کو معاف کردیا اور قتل نہیں کیا۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ: نبی کریم ﷺ بعض اوقات سب وشتم کرنے والے کو معاف کردیتے اور بعض اوقات جب اس میں کوئی مصلحت دیکھتے تو اسے قتل کرنے کا حکم دیتے اور نبی کریم ﷺ کی وفات کے ساتھ ان کی معافی حاصل ہونا ممکن نہیں، تو اس طرح سب وشتم کرنے والے کو قتل کرنا صرف اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کا حق باقی رہا اور مومنوں کو قتل کے مستحق کو معاف کرنا جائز نہیں، لہٰذا اسے نافذ کرنا واجب ہے۔'' [1]

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ پر سب وشتم کرنا عظیم حرام کاموں میں شامل ہوتا ہے اور بالاجماع یہ کفر ہے اور اسلام سے ارتداد ہے، چاہے ہنسی مذاق میں ہو یا حقیقتاً، اور اس کے مرتکب کو قتل کیا جائے گا چاہے وہ توبہ بھی کرلے، چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر۔ پھر اگر وہ سچی اور خالص توبہ کرلے اور اپنے کیے پر نادم بھی ہو تو یہ توبہ اسے روزِ قیامت فائدہ دے گی اور اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔

اس مسئلہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی بہت ہی نفیس اور

---

[1] الصارم المسلول علی شاتم الرسول ۲/۴۳۸.

قیمتی کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" ہے۔ ہر مسلمان کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے اور خاص کر اس دور میں جب کہ بہت سے منافقوں اور ملحدوں نے جب مسلمانوں کی سستی اور بزدلی اور ان کی دینی غیرت اور نبی ﷺ کے متعلق غیرت میں کمی، اور شرعی سزاؤں کی تنفیذ نہیں دیکھی جو ان جیسے لوگوں کو ایسے فعل سے باز رکھتی اور اس صریح کفر کے ارتکاب سے دور رکھتی، انہوں نے تو نبی کریم ﷺ پر سب وشتم کی جرات کرنا شروع کر دی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے والوں کو عزت سے نوازے اور معصیت و نافرمانی کرنے والوں کو ذلیل و رسوا کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد ﷺ اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

("الاسلام" سوال و جواب)
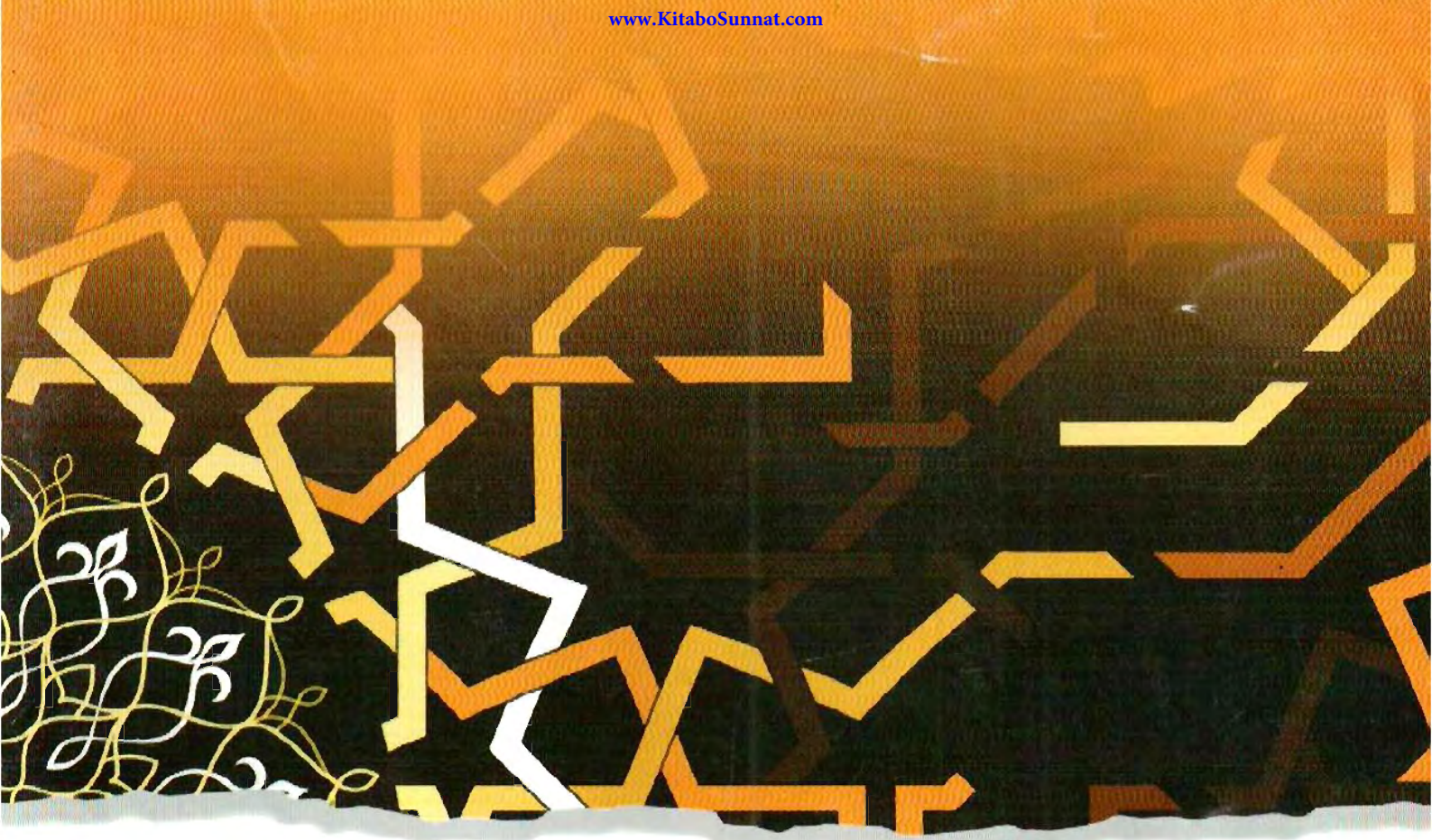
نبی کریم ﷺ پر سب وشتم کرنا بالاجماع کفر ہے اور اسلام سے ارتداد ہے، چاہے ہنسی مذاق میں ہو یا حقیقتاً، اور اس کے مرتکب کو قتل کیا جائے گا چاہے وہ توبہ بھی کر لے، چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر۔ پھر اگر وہ سچی اور خالص توبہ کر لے اور اپنے کیے پر نادم بھی ہو تو یہ توبہ اسے روزِ قیامت فائدہ دے گی اور اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔

مفتی: محمد صالح المنجد

فہم سلف سے وابستہ منہج اہل سنت کا داعی

منبر التوحید والسنة